Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۲۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ ۔ ۷ وفا ۱۳۵۴ہش ۔ ۷ جولائی ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۵۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وسلامتی کے ساتھ رکھے اور کامیابیوں اور برکتوں والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۷ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

شدید کمر درد، سر درد اور چکروں کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

آٹھویں فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے طلباء سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

اپنے مقام کی اہمیت اور قدر کو پہچانو اور غلبۂ اسلام کے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتے چلے جاؤ

اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق وصفا کا تعلق قائم کرو اور اسکی بشارتوں پر کامل یقین رکھو

ربوہ ۵ ماہ وفا ۱۳۵۴ ہش (مطابق ۵ جولائی ۱۹۷۵ء) آج صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناسازی طبع کے باوجود ازراہِ شفقت آٹھویں فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے طلباء کے درمیان بنفسِ نفیس تشریف لاکر انہیں ایک نہایت بصیرت افروز اور ولولہ انگیز خطاب سے نوازا جس میں حضور نے احمدی نوجوانوں اور بچوں کو ان کی نہایت اہم، وسیع اور نازک دینی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ اس زمانہ کی یہ ایک حقیقتِ حیاتِ انسانی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے قرآن کی آخری اور ہر لحاظ سے مکمل شریعت نازل کر کے ہر پہلو اور ہر جہت سے دین کی تکمیل کر دی لیکن تکمیل اشاعت دین یعنی ساری دُنیا میں اسلام کی کامیابی اور غلبہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات کے مطابق آخری زمانہ میں حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی جماعت کے ذریعہ مقدر تھا۔ سو یہ پہلو آج ہمارے ذریعہ پورا ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں جماعت کے نوجوانوں اور بچوں پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس ذمہ داری کو زبردست دلائل اور معجزانہ آسمانی نشانات کے ذریعہ ہی پورا کیا جاسکتا ہے۔ اگر احمدی نوجوان اپنے مقام کی اہمیت اور قدر کو پہچانتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں گے اور صدق وصفا اور وفاداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو قائم رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ انکی مدد کرتا رہے گا اور جو چیز بظاہر آج ناممکن نظر آتی ہے وہ اسے ممکن کر دکھائے گا (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

حضور کا یہ رُوح پرور خطاب کم وبیش ایک گھنٹہ تک جاری رہا جس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح یہ کلاس بخیروخوبی اختتام پذیر ہوگئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ بیش قیمت اور زرّیں خطاب اس لحاظ سے خاص اہمیت کا حامل تھا کہ کم وبیش تین ماہ کی لمبی اور مسلسل علالت کے بعد آج یہ پہلا مبارک موقع تھا جبکہ احبابِ جماعت اور خدام کو ایک لمبے عرصہ کے بعد اپنے پیارے آقا کی زیارت کرنے اور حضور کا بصیرت افروز خطاب سننے کی سعادت حاصل ہوئی اور اس طرح انہیں اپنے ایمانوں میں غیر معمولی اضافہ کرنے کا موقع ملا اور ان کی رُوحیں ایک عرصہ سے جو کمی اور تشنگی محسوس کر رہی تھیں اسے دُور کرنے کی انہیں سعادت نصیب ہوئی الحمد للہ۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ آج موسم بہت خوشگوار تھا اور گرمی کی شدت میں غیر معمولی کمی واقع ہوگئی تھی۔

حضور کے اس خطاب کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

حضور کی تشریف آوری

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے نو بجے صبح کلاس کے طلباء سے خطاب فرمانے کے لئے مسجد مبارک میں تشریف لائے جہاں پر جملہ طلباء ایک خاص تنظیم کے ساتھ ہمہ تن اشتیاق بن کر حضور کی تشریف آوری کے منتظر تھے جملہ حاضرینِ مجلس نے کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا۔

حضور کی تشریف آوری اور کرسی پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جو کہ کلاس کے طالبعلم مرزا منیر احمد آف کراچی نے کی۔ تلاوت کے بعد حضور نے کمزوریٔ طبع کے باعث کرسی پر تشریف رکھتے ہوئے ہی تشہد اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔

بیماری اور علالتِ طبع کا ذکر

اپنے خطاب کے شروع میں حضور نے اپنی لمبی اور مسلسل بیماری کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جلسہ سے پہلے اور پھر بعد میں مجھے انفلوئنزا کے دو حملے ہوئے لیکن جلسہ کے دوران اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کیا اور مجھے اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے کی توفیق بخشی کچھ عرصہ بعد لرزہ کے ساتھ تیز بخار کی تکلیف ہوگئی۔ ٹیسٹ وغیرہ کرانے سے یہ تین بیماریاں تشخیص ہوئیں (۱) جسم میں شکر کا نظام بگڑ گیا ہے (۲) خون میں یوریا معمول سے زیادہ ہو گیا (۳) گردوں میں سوزش اور انفیکشن بہت زیادہ ہوگئی۔ علاج کرانے سے یوریا تو ایک ہفتہ کے اندر معمول پر آگیا مگر شکر کا نظام ٹھیک ہونے میں نسبتاً زیادہ وقت لگا۔ بہرحال وہ بھی ٹھیک ہوگیا۔ انفیکشن دُور کرنے کے لئے جو دوائیاں دی گئیں انکی وجہ سے ضعف بہت رہنے لگا بہرحال علاج ہوتا رہا اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی دو بیماریاں تو دُور ہو چکی ہیں البتہ انفیکشن کا کسی قدر اثر ہے اور کمزوری اور ضعف باقی ہے جو کبھی کم ہوتا ہے اور کبھی زیادہ۔ کل اور پرسوں طبیعت نسبتاً اچھی رہی مگر آج صبح سے چکروں کی کچھ تکلیف ہے مگر اسکے باوجود آج میں یہاں آگیا ہوں۔ (اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور حضور کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین)

(باقی ص ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ راہ وفا ۱۳۵۴ھش
۷ر جولائی ۱۹۷۵ء

خالص اور چمکتی ہوئی توحید کے پھیلنے کی آسمانی راہ

گزشتہ شمارہ میں ہم اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ اس زمانہ کی سب سے بڑی اور سب سے اہم ضرورت خدا شناسی ہے یعنی یہ کہ اس زمانہ کے دہریئے اور دہریہ صفت لوگ جو کرۂ ارض پر چھائے ہوئے ہیں اس کائنات اور اس کی ہر شئے کے خالق و مالک اور قادرِ مطلق خدا کو پہچانیں اور شناخت کریں اور اس سے تعلق قائم کرکے اُس عظیم مقصد کو پورا کرنے والے بنیں جس کی خاطر اُس نے یہ وسیع و عریض کائنات اور اس کا محکم و ابلغ نظام قائم کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آج دنیا جس تباہی اور ہلاکت کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہے اس کا بنیادی سبب یہی ہے کہ اس کرۂ ارض پر بسنے والا انسان خدا تعالیٰ کی ہستی کا انکار کرکے اُس سرچشمۂ فیض کے فیوض و برکات سے یکسر محروم ہو چکا ہے۔

آج اس تعلق میں ہم اس امر کو واضح کرنا چاہتے ہیں کہ مادہ پرستی کے اس دور میں خدا شناسی، خدا نمائی کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ مراد یہ ہے کہ محض عقلی دلائل کی بناء پر دنیا کو خدا کی ہستی کا قائل نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ عقل اس کائنات کے محکم و ابلغ نظام اور اس کے قیام و بقاء کے محیر العقول انصرام سے متأثر ہو کر زیادہ سے زیادہ اس حد تک ہی رہنمائی کر سکتی ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ یہ یقین کہ فی الحقیقت خدا ہے جو کُل اجسام و ارواح کا خالق و مالک ہی نہیں بلکہ قادرِ مطلق اور متصرف بالارادہ بھی ہے خدا نمائی کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کو دیکھ کر اور ذاتی طور پر خدا تعالیٰ کے تصرفاتِ غیبی کا مشاہدہ کرکے ہی انسان اس بات پر ایمان لا سکتا ہے کہ خدا ہے اور اس کائنات کا ذرہ ذرہ اُسی کے قبضہ و تصرف میں ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایسا پختہ اور پہاڑوں سے بھی زیادہ مستحکم یقین خدا نما وجودوں کے ذریعہ ہی حاصل ہوتا ہے، جنہیں خدا تعالیٰ ایسے وقتوں میں جب دنیا اپنے پیدا کرنے والے سے یکسر بیگانہ ہو جاتی ہے خاص اس غرض سے دُنیا میں بھیجتا ہے۔ وہ عام واعظوں اور عقلی گھوڑے دوڑانے والے دنیوی حکیموں کی طرح لوگوں کی صرف اس حد تک ہی رہنمائی نہیں کرتے کہ خدا ہونا چاہیئے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی قدرت و جلال کے تازہ بتازہ نشان دکھلا کر دنیا پر آشکار کر دکھاتے ہیں کہ خدا ہے اور اس کائنات ارضی و سماوی میں اسی کا تصرف ہر آن جاری و ساری ہے۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ ایسے خدا نما وجود خدا تعالیٰ کی ہستی پر از سرِ نو ایمان لانے والوں کا خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کر دکھاتے ہیں جس کے بعد کسی کے لئے بھی انکار کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

ایسے خدا نما وجودوں میں سے ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مادہ پرستی کے موجودہ دَور میں خاص اس غرض سے مبعوث فرمایا ہے کہ آپ دُنیا والوں کو خدا کی ہستی کا پتہ دیں اور ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرکے دُنیا پر آشکار کر دکھائیں کہ آج دُنیا میں زندہ مذہب میں صرف اسلام ہے اور زندہ رسول اس زندہ اور زندگی بخش مذہب کو لانے والا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ وُہی ایک رسول ہے جس کی پیروی اور اتباع کی برکت سے انسان نہ صرف یہ کہ خدا کو پا سکتا ہے بلکہ اُسکے ساتھ ایسا تعلق استوار کر سکتا ہے کہ وہ قادرِ مطلق اُس سے ہمکلام ہو اور اُسے خود انا الموجود کی بشارت سے سرفراز فرمائے۔ اِسی لئے آپ نے اپنے آنے کی غرض بیان کرتے ہوئے ایک دُنیا کو مخاطب کرکے فرمایا:-

"وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعل تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعلِ تاباں مجھے دیا ہے اور مجھے اُس نے مامور کیا ہے کہ میں دنیا کو اُس لعلِ تاباں کے حصول کی راہ بتا دوں۔ اس راہ پر چل کر، مَیں دعوےٰ سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص یقیناً یقیناً اس کو حاصل کر لے گا۔ اور وہ ذریعہ اور وہ راہ جس سے یہ ملتا ہے ایک ہی ہے جس کو خدا کی سچی معرفت کہتے ہیں۔ درحقیقت یہ مسئلہ بڑا مشکل اور نازک مسئلہ ہے کیونکہ ایک مشکل امر پر موقوف ہے۔ فلاسفر جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا ہے آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کرکے صرف اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ مگر مَیں اِس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں اور اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۶)

آپ نے واضح فرمایا کہ خدا تعالیٰ دُنیا کو اپنے وجود کا پتہ اُن تازہ بتازہ نشانوں سے دے گا جنہیں وہ اس زمانہ میں میرے ذریعہ ظاہر فرمائے گا۔ ان نشانوں کو دیکھ کر سعید الفطرت انسان اللہ تعالیٰ کے وجود، اُس کی قدرتوں اور صفات پر ایمان لائیں گے اور اُس سرچشمۂ فیض سے پیوند جوڑ کر نہ صرف با خدا بلکہ خدا نما وجود بن کر دوسروں کو راہِ راست کی طرف لانے کا وسیلہ ٹھہریں گے۔

چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا ہے کہ تا مَیں حلم اور خُلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں۔ انسان کو اِس بات کی ضرورت ہے کہ ایسے دلائل اس کو ملیں جن کی رُو سے اس کو یقین آ جائے کہ خدا ہے کیونکہ ایک بڑا حصّہ دُنیا کا اِسی راہ سے ہلاک ہو رہا ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی الہامی ہدایتوں پر ایمان نہیں ہے۔ اور خدا کی ہستی کے ماننے کیلئے اِس سے زیادہ صاف اور قریب الفہم اور کوئی راہ نہیں کہ وہ غیب کی باتیں اور پوشیدہ واقعات اور آئندہ زمانہ کی خبریں اپنے خاص لوگوں کو بتلاتا ہے اور وہ نہاں در نہاں اسرار جن کا دریافت کرنا انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اپنے مقربوں پر ظاہر کر دیتا ہے کیونکہ انسان کیلئے کوئی راہ نہیں ہے جس کے ذریعہ سے آئندہ زمانہ کی ایسی پوشیدہ اور انسانی طاقتوں سے بالا خبریں اس کو مل سکیں اور بلاشبہ یہ بات سچ ہے کہ غیب کے واقعات اور غیب کی خبریں بالخصوص جن کے ساتھ قدرت اور حکم ہے ایسے امور ہیں جن کے حاصل کرنے پر کسی طور سے انسانی طاقت خود بخود قادر نہیں ہو سکتی۔ سو خدا نے میرے پر یہ احسان کیا ہے جو اُس نے تمام دُنیا میں سے مجھے اس بات کیلئے منتخب کیا ہے کہ تا وہ اپنے نشانوں سے گمراہ لوگوں کو راہ پر لاوے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۳، ۱۴)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صدہا بلکہ ہزارہا غیب کی باتوں کو ظاہر فرما کر اور پھر انہیں من و عن پورا فرما کر اپنی ہستی اور اپنی قدرت و جلال اور اپنے تصرف تام کے ایسے زبردست تازہ بتازہ نشان ظاہر فرمائے کہ سعید روحیں ایمان باللہ کی دولتِ لازوال سے مالامال ہو کر اور اپنے خالقِ حقیقی سے پیوند جوڑ کر تعلق باللہ میں ترقی کرتی چلی گئیں اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق خدا نما وجود بن کر دوسروں کو خدا کی طرف کھینچنے اور اُنہیں آستانہ الٰہی پر لا ڈالنے کا وسیلہ بنیں اور دنیا نے بچشمِ خود مشاہدہ کیا کہ:-

"جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزارہا انوار اُسکے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے اور انتشارِ رُوحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اُٹھتی ہیں۔"

(ضرورۃ الامام صفحہ ۴)

اُس وقت سے ہی انتشارِ رُوحانیت اور نورانیت کا یہ سلسلہ مشرق و مغرب میں جاری ہے اور سعید رُوحیں خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لا کر اُس کی طرف دیوانہ وار کھنچی چلی آ رہی ہیں اور اِس طرح خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے دُنیا میں پھیل رہی ہے۔ یہ پھیلتی چلی جائے گی یہاں تک کہ کرۂ ارض کی سرزمین اپنے ربّ کے نُور سے چمک اُٹھے گی ۞

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

تبلیغی دورے ★ انفرادی ملاقاتیں ★ ایک مثالی وقارِ عمل

ٹانگا میں اجلاس عام

مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر بدوملہوی مبلغ تنزانیہ

ماہ جون کے پہلے پندرھواڑے میں بفضلہ تعالیٰ چالیس سے زائد غیراز جماعت احباب کو اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کرنے کی سعادت پائی قریباً بیس غیراز جماعت دوست ہماری خوبصورت مسجد احمدیہ احسان میں تشریف لائے۔ جنہیں زبانی تبلیغ کے علاوہ جماعت کی طرف سے سواحیلی زبان میں شائع شدہ لٹریچر و اخبارات بھی دکھائے گئے۔ کئی احباب نے سواحیلی اخبار ماپنیزی یا مونگو خرید کیا اور جماعت کی تبلیغی مساعی کو سراہا۔ الحمد للہ

دورہ مکرم مشنری انچارج صاحب

مورخہ ۹ احسان بروز سوموار مکرم مشنری انچارج تنزانیہ مشن محترم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق بذریعہ بس ٹانگا ریجن کے چھ روزہ تبلیغی دورہ پر تشریف لائے اور اسی روز قریباً تین بجے بعد دوپہر یہاں پہنچے۔ بس سٹینڈ پر خاکسار نے ان کا استقبال کیا اور اس کے بعد مشن ہاؤس آگئے۔

اسی روز بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ احسان میں ایک استقبالیہ اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ ٹانگا نے کی۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مزے جمعہ عماری صاحب نے کی۔ اس کے مکرم عباس علی صاحب نے ایک نظم بڑی خوش الحانی سے پڑھکر سنائی۔ پھر مکرم صدر صاحب نے اپنی مختصر سی تقریر میں حاضرین کرام کو اس اجلاس کے مقصد سے آگاہ کیا۔ بعدازاں مکرم مشنری انچارج صاحب نے اسلامی تعلیمات کے بعض پہلوؤں پر نہایت ہی دلچسپ اور علمی تقریر فرمائی جس نے حاضرین کے دلوں کو موہ لیا۔ آپ نے بتایا کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کے ایک ایک حکم میں عظیم الشان حکمتیں مخفی ہیں۔ چونکہ سامعین میں بارہ احباب غیر بھی موجود تھے اس لئے آپ نے اپنی تقریر میں کئی تبلیغی پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں ہے بلکہ اسلام ہی ہمارا دین ہے اور آخر پر حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہ آپ کی قیادت میں دعا کیساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا۔

سرکاری افسران سے ملاقاتیں

اس سے اگلے روز مورخہ ۱۰ احسان کو خاکسار اور مکرم مشنری انچارج صاحب پروگرام کے مطابق ٹانگا ریجن کے محکمہ زراعت کے ہیڈ آفیسر مکرم رشیدی صاحب کو ملنے کے لئے ان کے دفتر میں گئے۔ قریباً آدھ گھنٹہ تک ان سے مذہبی گفتگو ہوتی رہی بات چیت کے دوران انہیں بعض اخبارات اور لٹریچر کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔ جس کا انہوں نے تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ انہیں مشن ہاؤس میں آنے کے لئے دعوت بھی دی گئی۔ جسے انہوں نے قبول کیا۔ بات چیت کے دوران مکرم مولوی صاحب موصوف نے ان کے کئی سوالات کے جوابات بھی دئے۔

اس کے بعد میونسپل کونسل کے مکینیکل ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ آفیسر مکرم حمید اسی صاحب سے ان کے دفتر میں ملاقات کی گئی۔ اخبارات کے ساتھ ساتھ انہیں دو عدد دعوت نامے بھی دیئے گئے۔ وقت کی کمی کے باعث مکرم مولوی صاحب نے ان سے مختصر سی بات چیت بھی کی۔ جس کا اُن پر بڑا اچھا اثر ہوا۔ اور بعد میں وہ دو بار مشن ہاؤس میں بھی تشریف لاتے۔

ایک غیر احمدی عرب دوست کی طرف سے دعوت کا انتظام

مورخہ ۱۲ احسان بروز جمعرات دیگر گورنہوں کے علاوہ ایک غیر احمدی عرب دوست مکرم عبداللہ سیفو صاحب نے اپنے گھر پر ہماری ایک دعوت کا بھی انتظام کیا جس میں ایک دوسرے غیر احمدی سُنّی دوست مکرم عماری کومبو صاحب بھی مدعو تھے۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق ہم دن کے ایک بجے ان کے گھر پہنچے۔ دعوت کے ساتھ ساتھ نہایت اطمینان سے انہیں تبلیغ کرنے کا بھی موقعہ مل گیا قریباً دو گھنٹہ تک ان سے اسلام اور احمدیت کے موضوع پر بات چیت ہوتی رہی۔ مکرم مولوی صاحب نے ان کے کئی سوالات کے جوابات بھی دئے مکرم عبداللہ صاحب آپ کی اس گفتگو سے اسقدر متاثر ہوتے کہ آخر میں جب بیعت کے متعلق بات ہونے لگی تو انہوں نے خود آگے بیعت فارم پُر کرنے کا ارادہ کر لیا۔ الحمد للہ چنانچہ اگلے ہی روز وہ خود مشن ہاؤس میں تشریف لاتے اور بیعت فارم پُر کرکے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرنے کی سعادت پائی۔ الحمد للہ تعالیٰ۔

ایک مثالی وقار عمل

جیساکہ عاجز اپنی کارگزاری کی پہلی رپورٹوں میں عرض کر چکا ہے اس وقت حکومت تنزانیہ کے عظیم الشان قومی تہوار "سبع سبع" (جو کہ سارے ملک میں ہر سال سات جولائی کو منعقد ہوتا ہے) کے موقعہ پر گورنمنٹ کی گراؤنڈ میں احمدیہ بُک سٹال کی تعمیر کا کام بڑی تیزی سے جاری ہے۔ اسی روز بعد نماز عصر مکرم مولوی صاحب نے ازراہِ شفقت اس زیر تعمیر بک سٹال کا دورہ فرمایا۔ وہاں پہنچتے ہی عجب ریان اور مسرح کے ساتھ ہم نے احباب جماعت کو وقار عمل کی صورت میں کام کرتے ہوئے پایا تو بے اختیار خدا تعالیٰ کے شکر کے ساتھ ان کے لئے بھی ہمارے دل سے دعا نکلی۔ ساری گراؤنڈ میں یہ واحد بُک سٹال ہے جس کی تعمیر کا کام وقار عمل کی صورت میں بغیر اجرت کے ہو رہا ہے اور اس کا کئی غیروں پر بھی بہت اچھا اثر ہے۔ احباب کرام نے اس موقعہ پر جس جانی اور مالی قربانی کا مظاہرہ کیا ہے وہ واقعی مثالی اور قابل تعریف ہے حتیٰ کہ ٹانگا سے چالیس میل دور ایک پہاڑ کی پر مگروٹو (موہیزا) کے علاقہ میں رہنے والے دو نو مبایعین دوست بھی مورخہ ۸ احسان بروز اتوار اس وقار عمل میں حصہ لینے کی سعادت پانے کے لئے آئے اور دن بھر کام میں مشغول رہے۔ مکرم محمد مکو صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے اس سلسلہ میں بڑھ چڑھ کر جانی اور مالی قربانی کی ہے۔ حتیٰ کہ اس سٹال کے نصف سے زائد اخراجات انہوں نے خود ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ان کے علاوہ مکرم عبداللہ سیفو صاحب۔ مکرم حمزہ مبارک صاحب۔ مکرم شاکو نڈو صاحب۔ مکرم عماری کومبو صاحب۔ مکرم حاطبو ناجیمی صاحب مکرم عباس علی صاحب اور مکرم عباسی کمسیٹی صاحب بھی اس کام میں بہت مدد کر رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

نماز جمعۃ المبارک

مورخہ ۱۳ احسان کو خطبہ اور نماز جمعہ مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب رفیق کی امامت میں مسجد احمدیہ احسان میں ادا ہوئی جس میں چار غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ ان میں سے ایک ٹانگا سیکنڈری سکول اور ایک گورنمنٹ کے ٹیچرز کالج کے طالب علم بھی تھے خطبہ جمعہ میں مکرم مولوی صاحب نے اسلامی عبادات اور ان کی فلاسفی پر نہایت ہی سادہ اور موثر رنگ میں روشنی ڈالی جسے حاضرین نے توجہ اور انہماک سے سُنا۔ آپ نے اپنی تقریر کے بعض پہلوؤں کو مثالوں سے بھی واضح فرمایا۔ نماز جمعۃ المبارک کے بعد غیر احمدی طلباء نے مکرم مشنری انچارج صاحب سے مختصر ملاقات بھی کی۔

اجلاس عام

مورخہ ۱۴ احسان بروز ہفتہ بعد نماز عصر مسجد احمدیہ احسان ٹانگا میں ایک اجلاس عام منعقد ہوا۔ جس کے لئے ساٹھ کے قریب دعوت نامے ٹائپ کرکے غیر احمدی احباب کو بھجوائے گئے۔ یہ اجلاس ٹھیک ۵ بجے بعد نماز عصر شروع ہوا اور نماز عشاء تک جاری رہا۔ اجلاس کی صدارت مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب رفیق مشنری انچارج تنزانیہ مشن نے کی۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم ہوئی جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مرزا جمعہ عماری صاحب نے کی۔ اس کے بعد بوانا شاکو ندڑو صاحب نے نظم پڑھی۔ پھر عباس مکوڈو صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر ایک مختصر سی تقریر کی۔ جس میں انہوں نے ثابت کیا کہ وہ مہدی جن کی آمد کا وعدہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دیا گیا تھا وہ یہی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

بعد ازاں صاحب نے اسلامی مساوات کے موضوع پر تقریر کی اور حاضرین کو بتایا کہ دین اسلام کلی طور پر رنگ و نسل کے امتیاز کو مٹا کر تمام بنی نوع انسان کو مساوی حقوق دیتا ہے۔ اس کے بعد مکرم مولوی صاحب نے اسلامی تعلیمات میں سے اذان اور اس کی حکمت کے موضوع پر انتہائی لطیف پیرایہ میں تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ گرجا کی گھنٹی بذات خود اپنے اندر کوئی حکمت یا فلسفہ نہیں رکھتی۔ ہاں اس سے صرف اپنا پتہ لگتا ہے کہ اب عبادت کا وقت ہو گیا ہے لیکن اذان کا ایک ایک لفظ اپنے اندر روحانی معارف سمیٹے ہوئے ہے۔

بعدہٗ دعا کے ساتھ یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔
اس اجلاس کی کارروائی اول تا آخر نومبائع عرب دوست مکرم عبداللہ سیفو صاحب نے ٹیپ کی۔

پھر پروگرام کے مطابق سوالات کا وقت تھا۔ چنانچہ دو تین دوستوں نے مکرم مولوی صاحب سے حضرت آدم علیہ السلام کے بارہ میں بعض سوالات دریافت کئے جن کے آپ نے تسلی بخش جواب دئے۔ دریں اثنا حاضرین مجلس کی خدمت میں چائے اور بسکٹ پیش کئے گئے۔ اس موقعہ پر ایک غیر احمدی دوست مکرم رفیع مزمبیری صاحب نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق پائی۔ الحمد للہ تعالیٰ

مورخہ ۵ احسان بروز اتوار مکرم مشنری انچارج صاحب ساڑھے سات بجے دارالسلام واپس روانہ ہو گئے

بیعتیں

جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے عرصہ زیر رپورٹ میں دو احباب نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ ان میں سے ایک مکرم عبداللہ سیفو صاحب ہمارے پرانے عرب دوست ہیں۔ یہ بچپن سے ہی بیمار رہتے تھے آخر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی دعا سے بابرکت سے انہیں معجزانہ طور پر شفا ہوئی تھی۔ بڑے نیک اور شریف الطبع انسان ہیں۔ جماعت کی مالی مشکلات کے موقع پر اکثر دل کھول کر چندہ دیتے ہیں۔

اور دوسرے دوست رفیع مزمبیری صاحب ہیں۔ یہ ایسٹ افریقن کمیونٹی میں کام کرتے ہیں۔ انہیں عربی زبان سے بھی قدرے واقفیت ہے۔

درخواست دعا

آخر پر آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالتے ہوئے ان کے بہتر سے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ ان نو مبائعین احباب کو ثبات قدم بخشے اور ہمیں اسلام اور احمدیت کی راہ میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کی توفیق دے۔ تا ہم سب کا انجام بخیر ہو۔

اللّٰھم آمین

گھوگھیاٹ کے دو مرحومین کا ذکر خیر

مکرم افتخار احمد صاحب

ملک محمد افضل صاحب

ملک محمد افضل صاحب اپنے خاندان کے واحد فرد تھے جنہوں نے احمدیت قبول کی اور اسے پھیلنے سے یوں چمٹایا کہ ان کا وجود احمدیت کا نشان بن گیا۔ آپ نے ریلوے کی ملازمت کی اور جہاں کہیں متعین رہے آپ کا گھر مرکز احمدیت ہوتا تھا۔ "الفضل" کو مونہ اور حضور پور کے ویرانوں سے دور گئی کے کوہستانوں تک آپ کو تلاش کرنا پڑتا تھا۔ عقیدت کا یہ عالم تھا کہ حرف اول سے اخبار کے حرف آخر تک ہر لفظ کا مطالعہ گویا ان کے ایمان کا حصہ تھا۔ درخواست دعا پر خاص نظر رکھتے تھے اور ہر درخواست کنندہ کے لئے ضرور دعا کرتے تھے۔ چندوں میں شاذ کم اس جماعت میں ان کا مقابلہ کسی نے نہ کیا ہو۔ ہر تحریک میں حصہ لینا ان کا ایمان تھا۔ اور باقاعدگی کے علاوہ قبل از وقت ادائیگی اور شرح سے کہیں زیادہ ادائیگی کا شرف آپ کو حاصل تھا۔ گھر میں بھی احمدیت کا جو ماحول آپ نے پیدا کیا وہ آپ کے رشتہ داروں اور دیگر غیر از جماعت لوگوں کے لئے قابل تقلید تھا۔ نماز با جماعت کے پابند تھے۔ اور جب آپ قریبی سٹیشنوں پر متعین ہوتے۔ پانچ سات میل کی مسافت اوقات کار کے بعد سائیکل پر طے کر کے گھوگھیاٹ پہنچتے۔ اور نماز مغرب اور عشاء مسجد میں ادا فرماتے آپ کی آواز بڑی رسیلی تھی۔ صاف اور بلند آواز سے جب تقریر کرتے تلاوت کرتے یا کچھ پڑھ کر سناتے تھے تو سننے والوں کے دلوں پر رعب طاری ہو جاتا۔ ریٹائر منٹ کے بعد جب مستقل طور پر گھوگھیاٹ میں رہنے لگے تو خطبہ جمعہ آپ ہی پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ آپ کی تقریر سے گویا مردہ دلوں میں بھی زندگی کی لہر دوڑ جاتی تھی۔ زندگی نے بہت مہلت نہیں دی تاہم ایک ایک لمحہ کو غنیمت جان کر آپ نے جو خدمت دین کی وہ ہمارے دلوں میں ہمیشہ جاگزیں رہے گی۔ گھوگھیاٹ کی جماعت میں سب سے پہلے آپ کو شرف حاصل ہوا کہ اپنے فرزند کو تعلیم الاسلام کالج میں داخل دلوائیں۔ تعلیم الاسلام کالج ان دنوں ابھی لاہور ہی میں تھا۔ آپ چاہتے تھے کہ بچوں کی تربیت دینی ماحول میں ہو۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ہر سال اپنی دینی لائبریری میں اضافہ کرتے تھے اور دوسروں سے بھی استفسار کرتے کہ اس سال کونسی نئی کتب سلسلہ خرید کی گئی ہیں۔

ملک محمد احمد صاحب

محترم ملک محمد احمد صاحب کو روحانیت ورثہ میں ملی تھی۔ آپ گھوگھیاٹ کی جماعت کی ایک مقتدر ہستی تھے۔ ایک عرصہ تک نائب امیر رہے اور حضرت مخدوم محمد ایوب صاحب مرحوم (ہزاروں ہزار رحمتیں آپ پر ہوں) کے وصال کے بعد آپ امیر بنے اور تا دم مرگ اس عہدہ پر قائم رہنے کا شرف حاصل رہا۔ جب مشکلات کے کئی دور جماعت پر آئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ثابت قدم رہنے کی توفیق بخشی اور دینی معاملات میں کمال جرأت اور استقلال کا ثبوت دیا۔ محکمہ ریلوے کی ملازمت کی اور کئی مقامات پر کام کرنے کا موقع ملا۔ ہر کہیں احمدی کے روپ میں ہی خود کو متعارف کیا اور وہاں جماعت کا نشان چھوڑنے کی کوشش کی۔ جماعت سے محبت اور لگاؤ تھا طویل علالت کے باعث سفر کرنا دشوار تھا۔ تاہم جب بھی موقع ملتا مرکز پہنچ کر اپنی تشنگی بجھا لیتے۔ آپ نے کوشش کی کہ اپنی اولاد میں احمدیت کی روح پھونک جائیں۔ خوش نصیب تھے کہ ایک تعاون کرنے والی، مزاج سمجھنے والی اور لفظی اور معنوی اعتبار سے احمدی رفیقہ حیات ملی۔ کتب سلسلہ کا مطالعہ کرتے رہتے تھے اور جب کبھی خود نہ پڑھ سکتے تھے دوسروں سے پڑھوا کر فیض یاب ہوتے تھے ہمیشہ اطاعت کا نمونہ دکھایا تعاون اور رہنمائی کی۔ آپ کی خواہش تھی کہ جماعت کا وقار بڑھتا رہے اور وہ

ہم روحانی اور جسمانی طور سے ترقی ہوتی رہے۔ مجھے جب بھی ملتے کہا کرتے تھے گھوگھیاٹ آیا کرو۔ ایسا قطع تعلق اچھا نہیں۔ بہت ملنسار تھے کھلے دل سے بات کرتے تھے اور پیار و محبت سے دوسروں کو قائل کر لیتے تھے۔

آج ہم ان ہستیوں کی سرپرستی سے محروم ہیں۔ یہ بزرگ ہمارے لئے زندہ مثال اور اپنی زندگیوں کے نمونے چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وہ بزرگ و برتر آقا ہمیں ان قابل قدر ہستیوں کے بہترین جانشین عطا فرمائے۔ ہمارے دل رنج و الم میں ڈوبے ہیں مگر سے

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

درخواست دعا

محترم ڈاکٹر نور الدین صاحب محلہ دارالیمن ربوہ دیر سے بیمار چلے آ رہے ہیں چار پانچ روز سے بیماری زیادہ انداز ہو چکی ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(سرور احمد کاتب الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے طلباء متوجہ ہوں!

اللہ تعالیٰ آپ کو میٹرک کے امتحان میں کامیابی مبارک کرے اور آئندہ امتحانات میں کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔ آپ کو معلوم ہے کہ جامعہ احمدیہ جماعت احمدیہ کی مرکزی دینی درسگاہ ہے جہاں سے طلباء تعلیم حاصل کرکے باقاعدہ مربی بنتے اور تبلیغِ اسلام کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہمارے احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کریں اور یہاں مرکز میں رہ کر تربیت حاصل کریں اور اس کے بعد بیرونِ پاکستان تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کریں۔۔۔۔۔ لیکن جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبے عرصہ تک تعلیم حاصل کرکے باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کر سکتے۔"

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"ہم نے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے اور۔۔۔۔۔ جماعت کو اس وقت جتنے واقفین کی ضرورت ہے اتنے نہیں آرہے۔"

ایسے طلباء جو اس سال میٹرک کا امتحان پاس کر چکے ہیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اپنی زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرکے خدمتِ اسلام بجالانے کے خواہشمند ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا انٹرویو سے پہلے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۲۳ اگست ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ ۸ بجے صبح ہوگا۔ داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں پہلے بھی کئی دفعہ توجہ دلا چکا ہوں کہ تحریک جدید میں چندوں کی کمی کو پورا کرنے کی اصل ذمہ داری دفتر سوم پر عائد ہوتی ہے۔

۔۔۔۔۔ دفتر سوم کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ کریں اور اسے مقررہ ٹارگٹ تک لے جانے کے لئے بڑی کوشش ان کی ہونی چاہیئے تاکہ اس سال تحریک جدید کے چندوں کی رقم آٹھ لاکھ اسّی ہزار تک پہنچ جائے۔"

ہمارے انصار اللہ بھائیوں کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشادِ گرامی کی روشنی میں اشاعتِ اسلام ممالکِ بیرون کے لئے اپنی تمام تر استعدادیں استعمال میں لائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

(قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

آپ کی طرف سے باقاعدگی کے ساتھ ماہانہ رپورٹ انصار اللہ کا پہنچنا آپ کی بیداری کی علامت ہے۔

(قائد عمومی)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان

خریداران وایجنٹ صاحبان ماہنامہ تشحیذ الاذہان مطلع رہیں کہ تشحیذ ماہ جولائی ۱۹۷۵ء یکم جولائی ۱۹۷۵ء کو سپرد ڈاک کر دیا گیا ہے۔ رسالہ کے ریپر بڑی احتیاط سے تیار کئے گئے ہیں اس لئے سب خریداران کو جن کا چندہ ہے ان کو رسالہ مل جائے گا۔ پھر بھی اگر کسی وجہ سے کسی خریدار کو رسالہ نہ ملے تو میری درخواست ہے کہ وہ اپنے ڈاکخانہ سے رجوع فرمائیں اور اگر وہاں سے بھی رسالہ نہ ملے تو خط لکھ کر دفتر ماہنامہ تشحیذ الاذہان سے دوبارہ منگوا سکتے ہیں۔

(مینجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہ جولائی ۱۹۷۵ء کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "آسمانی فیصلہ" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین کرام سے التماس ہے کہ وہ اس کتاب کا زیادہ سے زیادہ خدام کو مطالعہ کروائیں اور مطالعہ کی رپورٹ مرکز میں روانہ فرما دیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ناصرات الاحمدیہ بیرون ربوہ کا دوسرا امتحان

ناصرات الاحمدیہ بیرونِ ربوہ کا دوسرا امتحان انشاء اللہ آخر جولائی ۱۹۷۵ء میں ہوگا۔ نصاب حسب ذیل ہے:۔

معیار اوّل:۔

"یاد رکھنے کی باتیں" ص ۲۳ تا ۲۵۔ مختصر تاریخ احمدیت۔ چند متفرق امور ص ۱۱۵ سے آخر تک۔ کتاب راہِ ایمان۔ دسویں سبق سے آخر تک۔ پانچویں سیپارے کے آخری رکوع کا اردو ترجمہ۔ آم کا مربہ یا ٹماٹر کی چٹنی بنانے کی ترکیب۔

معیار دوم:۔

مختصر تاریخ احمدیت۔ مقبرہ بہشتی ص ۴۹ تا ص ۵۹ سے تصانیف تک۔ راہِ ایمان میں سے جماعت احمدیہ کے عقائد۔ دعائے قنوت کا اردو ترجمہ۔ دوسرے سیپارے کے آخری رکوع کا ترجمہ مشین اور ہاتھ سے سلائی کرتے ہوئے کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

معیار سوم:۔

الحمد شریف اور اس کا اردو ترجمہ۔ ایک حدیث اور اس کا ترجمہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی ایک اردو الہام۔ نماز کے آداب۔ ارکانِ اسلام۔ مسجد کے آداب۔ "یاد رکھنے کی باتیں" ص ۳۔

ناصرات کی عہدیداران پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں اور ناصرات کو تیاری کروائیں۔

(سیکرٹری ناصرات مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار کی لڑکی شمیم اختر بعمر ۱۷ سال تین ہفتہ سے بیمار چلی آرہی ہے اور لاہور کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ دس دن ہوئے اس کے کان کا آپریشن بھی ہوا ہے۔ کمزوری بہت ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُسے صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور بابرکت اور لمبی زندگی عطا فرمائے۔ (سراج دین۔ وکالتِ دیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

قائدین اضلاع! ضلع کی تمام مجالس سے اطفال و خدام کے حل شدہ پرچہ جات بھجوا دیں۔ (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درس القرآن کلاس سے حضور کا خطاب

(از صفحہ اول)

اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ آپ کی کلاس کے متعلق مجھے یہ رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ اس دفعہ بڑی عمر کے لوگ نسبتاً کم اس میں شامل ہوئے ہیں اور چھوٹی عمر کے زیادہ آئے ہیں۔ مجھے اس سے خوشی ہوتی ہے۔ کیونکہ آنے والے زمانہ میں چھوٹی عمر کے افراد پر زیادہ ذمہ داریاں عائد ہونے والی ہیں اور اس کے لئے انہیں زیادہ تیاری کی ضرورت ہے۔

احمدی بچیوں کی روحِ مسابقت

اس موقعہ پر حضور نے ضمناً فرمایا کہ ان کلاسوں میں احمدی لڑکوں کی نسبت احمدی بچیاں ہمیشہ اپنی تعداد کے لحاظ سے بھی اور نتائج کے لحاظ سے بھی آگے بڑھ جاتی ہیں اور زیادہ توجہ اور انہماک کے ساتھ دینی باتوں کو سنتی ہیں اور پھر انہیں یاد رکھتی ہیں۔ احمدی بچوں اور نوجوانوں کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے اور اپنی بہنوں سے آگے نکلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

امتحانوں اور آزمائشوں کا سال

حضور نے سال گزشتہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ گزشتہ سال ہمارے لئے امتحانوں اور آزمائشوں کا سال تھا۔ الحمدللہ کہ ہماری جماعت ان آزمائشوں اور ابتلاؤں میں سے کامیابی کے ساتھ گزری۔ ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ہے کہ اگر ایک راستہ بند ہوتا ہے تو خدا دوسرے کئی راستے کھول دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح کے ناموافق حالات کے باوجود جماعت برابر ترقی کر رہی ہے۔ عین ابتلاؤں کے ایام میں بھی اللہ تعالیٰ ہر طبقہ اور ہر عمر کے افرادِ جماعت کو سچی خوابوں اور بشارتوں سے نوازتا رہا ہے اور پھر ان بشارتوں کو پورا کر کے ہمارے ایمانوں کی زیادتی کے سامان مہیا کرتا رہا ہے۔

زمانہ حاضرہ کی حقیقتِ حیاتِ انسانی

حضور نے احمدی نوجوانوں اور بچوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ آپ پر بہت زیادہ جماعتی اور دینی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ آپ کو یہ امر ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر زمانہ کی ایک حقیقت اور حکمت ہوا کرتی ہے۔ ہمارے زمانہ کی حقیقتِ حیاتِ انسانی یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء کی حیثیت سے پیدا ہوئے۔ آپؐ کو قرآن کریم جیسی کامل، اکمل اور آخری شریعت دی گئی جس نے ہر پہلو اور ہر جہت سے دین کی تکمیل کر دی مگر اس حقیقت کا ایک دوسرا پہلو یہ ہے کہ قرآن کریم کی شریعت کو نوعِ انسان کے دل میں ہمیشہ کے لئے گاڑ دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ تکمیلِ اشاعتِ دین ہو یعنی دنیا میں ہمیشہ کے لئے اسلام ہر پہلو سے غالب آجائے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی وضاحت کے ساتھ یہ خوشخبری دی کہ تکمیلِ اشاعتِ دین کا یہ پہلو مہدی معہود کے زمانہ میں پورا ہوگا۔

غلبۂ اسلام کے سلسلے میں اہم ذمہ داریاں

حضور نے فرمایا۔ آپ وہ لوگ ہیں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزندِ جلیل حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے آپ ہی کے ذریعہ سے دنیا میں غلبۂ اسلام مقدر ہے۔ اس سلسلے میں آپ پر بڑی بھاری ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تربیت کا ہمیں بہت خیال اور فکر رہتا ہے۔ یہ صدی جس میں سے ہم اس وقت گزر رہے ہیں تیاری کی صدی ہے اور اگلی صدی اللہ تعالیٰ کی واضح بشارتوں کے مطابق غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ تم میں سے ہر ایک کو اس یقین پر قائم رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی بشارتیں تمہارے ذریعہ سے پوری ہونی ہیں لیکن اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ تم ہر طرح کی قربانیوں کے لئے تیار رہو اور دعاؤں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق و صفا اور وفاداری کا تعلق قائم رکھو۔ تم سے اللہ تعالیٰ نے بڑے عظیم الشان کام لینے ہیں۔ ان کاموں کو سرانجام دینے کے لئے ایک طرف زبردست دلائل و براہین کی ضرورت ہے اور دوسری طرف معجزانہ رنگ کے آسمانی نشانات کی ضرورت ہے۔ دلائل سیکھنے کے لئے اپنی ان کلاسوں سے فائدہ اٹھاؤ اور آسمانی نشانات دعاؤں کے ذریعے حاصل ہو سکتے ہیں۔ پس دعاؤں اور قربانیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنے پیوند کو ہمیشہ قائم رکھو پھر تم دیکھو گے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح معجزانہ رنگ میں تمہاری مدد کرتا ہے اور جو چیز آج بظاہر ناممکن نظر آتی ہے اسے کس طرح ممکن کر دکھاتا ہے۔ سو اپنے مقام کو سمجھو اپنی قدر کو پہچانو اور خدا سے دعائیں کرتے رہو کہ جو کام اس نے تمہارے سپرد کیا ہے اُسے کرنے کی وہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس کے بعد حضور نے لمبی پُرسوز اجتماعی دعا کرائی اور پھر ساڑھے دس بجے واپس تشریف لے گئے ؎

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا بچوں سے سلوک

مضمون نویسی میں اطفال و ناصرات کا پہلا انعامی مقابلہ

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام اطفال اور ناصرات کے لئے مضمون نویسی کا پہلا انعامی مقابلہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ اطفال و ناصرات سے امید کی جاتی ہے کہ اس انعامی مقابلے میں کثرت سے شمولیت فرمائیں گے۔ قواعد حسب ذیل ہوں گے:۔

۱۔ عنوان۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے سلوک۔
۲۔ تعداد الفاظ۔ ڈیڑھ ہزار۔
۳۔ مرکز میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ راگست ۱۹۷۵ء ہو گی۔
۴۔ ہر واقعہ کا حوالہ دیا جائے یعنی کتاب اور مصنف کا نام بھی لکھا جائے۔
۵۔ انعامات:۔ اوّل پچاس روپے (-/۵۰ روپے)۔ دوم تیس روپے (-/۳۰ روپے)
سوم۔ بیس روپے (-/۲۰ روپے)
۶۔ منصفین کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہنامہ **انصار اللہ** ربوہ

● مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دینی، علمی اور تربیتی رسالہ!
● حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روح پرور ملفوظات!!
● نامور اہلِ قلم حضرات کے بلند پایہ مضامین کا مجموعہ!!!
● قیمت اصل لاگت سے کم

صرف آٹھ روپے سالانہ

اس کی مستقل خریداری قبول کر کے تربیتِ نفس کے اس اہم ذریعہ سے مستفیض ہوں۔
(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

درخواستِ دُعا

مکرم بریگیڈیر (ریٹائرڈ) اقبال احمد صاحب شمیم سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کی بیگم صاحبہ (جو حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں) کچھ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ گزشتہ دنوں ان کا ایک آپریشن بھی ہوا لیکن طبیعت پوری طرح بحال نہیں ہوئی جس کی وجہ سے فکر ہے۔

احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے اور آئندہ کے لئے انہیں ہر قسم کی تکالیف اور امراض سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قائدینِ مجالس! تدریجی بجٹ پورا کرنے کے لئے آپ کی توجّہ کی ضرورت ہے (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)